Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۶۹

خطبہ نمبر ۳

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے — ششماہی ۱۳ " — سہ ماہی ۷ " — ماہوار ۲/۸ "

فی پرچہ ۱ر

یوم سہ شنبہ

۱۰ جمادی الاول ۱۳۷۲ھ

جلد ۷/۴۱ | ۲۷ صلح ۱۳۳۲ ہش | ۲۷ جنوری ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۳

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے ہادی و مقتدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اقتداری خوارق نہ صرف آپ ہی دکھلائے بلکہ ان خوارق کا ایک لمبا سلسلہ روز قیامت تک اپنی اُمت میں چھوڑ دیا جو ہمیشہ اور ہر زمانہ میں حسب ضرورت زمانہ ظہور میں آتا رہا ہے۔ اور اس دنیا کے آخری دنوں تک اسی طرح ظاہر ہوتا رہیگا۔ (آئینہ کمالات اسلام)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سینہ میں دائیں طرف دو تین روز سے کچھ تکلیف ہے۔ نیز پاؤں میں درد بھی باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۶ جنوری: حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہا کی صحت خراب رہتی ہے۔ ایکس رے کروایا گیا تھا۔ گردے میں درد رہتی ہے۔ اور پیشاب میں خون بھی آتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۶ جنوری: محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

مسٹر کھوڑو کو چھ سال اور قاضی فضل اللہ کو چار سال کیلئے سرکاری عہدوں اور اسمبلی کی رکنیت کا نا اہل قرار دیدیا گیا

ہر دو اصحاب پر اپنی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھانے اور بدعنوانیاں کرنے کے الزامات تھے

کراچی ۲۶ جنوری: گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے مسٹر محمد ایوب کھوڑو کو چھ سال کے لئے اور قاضی فضل اللہ کو چار سال کے لئے سرکاری عہدوں اور اسمبلی کی رکنیت کا نا اہل قرار دیدیا ہے۔ ہر دو اصحاب کے خلاف پروڈا کے تحت علیحدہ علیحدہ تحقیقات کرنے کے لئے جو ٹربیونل قائم کیا تھا۔ یہ سزائیں اسی ٹربیونل کے فیصلے کے تحت دی گئی ہیں۔

ٹربیونل نے مسٹر کھوڑو کو سندھ کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں کوتاہی، اپنی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھانے، بدعنوانیاں کرنے اور بدعنوانیوں کی ہمت افزائی کرنے کے جرم کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔ قاضی فضل اللہ کو بدعنوانیاں کرنے اور سندھ کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزیر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں اپنی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے جرم کا مرتکب قرار دیا ہے۔

اس بنا پر مسٹر کھوڑو کو چھ سال کے لئے اور قاضی فضل اللہ کو چار سال کے لئے سرکاری عہدوں اور اسمبلی کی رکنیت کا نا اہل قرار دیدیا گیا ہے۔ تحقیقات کرنے والا ٹربیونل چیف جسٹس مسٹر کانسٹنٹائن اور جسٹس محمد بچل میمن جج سندھ چیف کورٹ پر مشتمل تھا۔

ہندوستان نہروں کا پانی بتدریج بند کر رہا ہے

پاکستان کی اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت سے امداد کی اپیل

کراچی ۲۶ جنوری: ہندوستان ان نہروں کا پانی برابر بند کرتا چلا جا رہا ہے جن کے ہیڈ ورکس ہندوستانی علاقے میں ہیں اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے مرکزی وزیر خوراک و زراعت پیرزادہ عبدالستار نے اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت سے امداد طلب کی ہے۔ ادارہ مذکور کے ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل سر ہربرٹ بروٹیلے سے غیر رسمی گفتگو کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ جیسے جیسے ہندوستان اپنے علاقے کی آبپاشی کے منصوبوں کی تکمیل کرتا چلا جائے گا وہ پاکستان کو پانی دینا بند کرتا رہے گا۔ نہری پانی کی بندش اور بارش کی کمی کی وجہ سے اس سال پنجاب اور بہاولپور کی ربیع کی تخم ریزی پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اس تشویشناک صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے فوری کاروائی کی ضرورت ہے۔ حکومت پنجاب نے پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ڈیڑھ ہزار سے زیادہ ٹیوب ویل لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ بین الاقوامی ادارہ خوراک و زراعت اس سلسلہ میں ہماری خاص مدد کر سکتا ہے۔ نیز وہ دو لاکھ من کیمیائی کھاد فراہم کرنے میں بھی امداد کر سکتا ہے۔ کیمیائی کھاد کی فصل خریف کیلئے فوری ضرورت ہے۔ خوراک و زراعت کے ادارے کے ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل نے پیرزادہ عبدالستار کو مختصر طور پر بتایا کہ ادارے نے اس سال پاکستان میں کام کرنے کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے۔

مصر و سوڈان کے متعلق برطانوی مسودہ کا جواب اب کود دیگا

قاہرہ ۲۶ جنوری: برطانیہ نے سوڈان کے سمجھوتہ کے متعلق جو مسودہ حکومت مصر کو بھیجا تھا معلوم ہوا ہے کہ اس کا جواب بدھ کو مصر میں برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن کے حوالے کر دیا جائے گا۔ سرکاری ذرائع سے پتہ نہیں چل سکا۔ کہ مصر کا جواب کیا ہوگا۔ لیکن باخبر حلقوں کو یقین ہے۔ کہ مصر کے سابقہ رویہ میں کوئی تبدیلی کا امکان نہیں۔

عراق میں ایک کروڑ اسی لاکھ ٹن تیل نکالا گیا

لندن ۲۶ جنوری: عراق میں پچھلے سال ایک کروڑ اسی لاکھ ٹن تیل نکالا گیا۔ عراقی پٹرولیم کمپنی نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ صرف کرکوک کے تیل کے چشموں سے ڈیڑھ کروڑ ٹن تیل نکالا گیا۔

کراچی میں تیل صاف کرنے کا کارخانہ

کراچی ۲۶ جنوری: حکومت پاکستان کراچی میں تیل صاف کرنے کا ایک کارخانہ کھولنے کی سکیم پر غور کر رہی ہے۔ اس کارخانہ کی تیاری پر پانچ کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ اور اس میں ہر سال پانچ لاکھ ٹن تیل صاف کیا جایا کریگا۔

پاکستان نے پچھلے سال دس ہزار ٹن ٹیکسٹائل مشینری درآمد کی!

لندن ۲۶ جنوری: پچھلے سال برطانیہ کی کپڑا بنانے کی مشینوں کا سب سے بڑا خریدار پاکستان تھا۔ اس نے دس ہزار ٹن سے زیادہ وزن کی ٹیکسٹائل مشینری درآمد کی۔

خوراک کے ضلعاتی مشاورتی بورڈ

لاہور ۲۶ جنوری: حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صوبے کے تمام ضلعوں میں خوراک کے مشاورتی بورڈ قائم کئے جائیں یہ بورڈ مختلف آبادی کے طبقوں کے نمائندے ہونگے۔ ضلع کے حکام کو مناسب تدابیر بتا کر خوراک کی موجودہ صورت حال سے پیدا شدہ دشواریوں کو دور کرنے میں مدد دینگے یہ بورڈ خوراک کی صحیح حالت اور اس کی دشواریوں کو دور کرنے کیلئے حکومت کے اقدامات کی توضیح کے سلسلے میں بھی ایک

حاجیوں کے متعلق پاکستان اور لنکا میں معاہدہ

کولمبو ۲۶ جنوری: ریڈیو سیلون نے اعلان کیا ہے۔ کہ پاکستان اور لنکا میں ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کے تحت جدہ میں پاکستان کا سفارت خانہ لنکا سے جانے والے حاجیوں کے مفادات کی حفاظت کرے گا۔ پہلے یہ انتظام غیر رسمی تھا۔ مگر اب اس کو باضابطہ بنا دیا گیا ہے۔ لنکا کے وزیر اعظم مسٹر سینانائیکے نے حکومت سعودی عرب سے درخواست کی ہے۔ کہ اس انتظام کو منظور کرلے۔

مہاجرین کی بحالی پر اب تک چالیس کروڑ روپیہ صرف ہو چکا ہے

کراچی ۲۶ جنوری: مرکزی اور صوبائی حکومتیں اس وقت تک چالیس کروڑ روپیہ مہاجرین کی بحالی پر خرچ کر چکی ہیں اندازاً اب تک ۶۷ لاکھ مہاجرین مغربی پاکستان میں اور ۲۵ لاکھ مہاجرین مشرقی پاکستان میں آچکے ہیں۔ مرکز نے مہاجرین کی امداد کے لئے پنجاب سندھ اور مشرقی بنگال کے لئے تین کروڑ روپیہ کے قرضے منظور کئے ہیں۔

بحر اوقیانوس میں امریکی کمانڈر انچیف کی کراچی میں آمد

کراچی ۲۶ جنوری: مشرقی اوقیانوس اور بحر روم میں امریکی افواج کے کمانڈر انچیف آج لندن سے کراچی پہنچے۔ انہوں نے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ ان کی آمد کا مشرق وسطی کی دفاعی تنظیم میں پاکستان کی قیاسی شرکت سے کوئی تعلق نہیں ایسے معاملات پر صرف سفارتی ذرائع سے ہی بات چیت ہو سکتی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ میں کولمبو جاتے ہوئے چار دن کے لئے ہندوستان بھی ٹھہروں گا۔ آپ کے اعزاز میں گارڈ آف آنر بھی پیش کیا گیا۔ ان کا طیارہ بردار جہاز ٹیبرگ بھی آج صبح خیر سگالی کے دورہ پر کراچی پہنچا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی:۔ مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ہیں لیکن جلسہ کے دنوں میں وہ زمینوں پر سوئے وہ ایسے مکانوں میں سوئے۔ جن کی چھتیں سروں سے لگتی تھیں۔ جن کی چھتیں گھاس پھوس کی تھیں پھر اس دفعہ خصوصیت سے بعض بارکوں کو آگ لگ گئی۔ اور مستورات کو ساری رات بارکوں سے باہر گذارنی پڑی۔ بعض عورتوں نے کہا۔ رات ہی گذارنی ہے۔ چلو باہر بیٹھ کر گزار لو۔ چنانچہ انہوں نے بارکوں کے سامنے بیٹھ کر رات گذاری۔ ان ایام میں جو قربانی کی گئی۔ تم میں ایک جوش پیدا ہوا۔ اور تم نے ایک نیا عزم کر لیا۔ نیا ارادہ کر لیا۔

اب سوال یہ ہے

کہ وہ جوش تو لوگوں کی قربانیوں کو دیکھ کر پیدا ہوا تھا۔ ہمارا کام یہ تھا۔ کہ ہم اس جوش کو قائم رکھتے۔ لیکن ہم اس جوش کو اس وقت تک قائم نہیں رکھ سکتے جب تک کہ ہم ایک ایک دن گزارنے پر یہ محسوس نہ کریں۔ کہ ہمارا عزم اور ہمارا ارادہ ختم ہو رہا ہے۔ تم ان پروگراموں کے متعلق سوچو۔ کسی پروگرام پر عمل کرنے سے پہلے یہ ہوتا ہے۔ کہ فرد سوچتا ہے۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ کوئی قوم اس وقت تک جیتتی نہیں۔ جب تک کہ اس کے افراد میں سوچنے کی عادت پیدا نہ ہو جائے۔ پس تم پہلے سوچنے کی عادت پیدا کرو۔ تم رات دن سوچو کہ تم کس طرح ترقی کر سکتے ہو۔ تم

کس طرح خدمت اسلام کر سکتے ہو

تم کس طرح خدا تعالیٰ کے فضلوں۔ اس کی برکتوں اور اس کی محبت اور پیار کو حاصل کر سکتے ہو۔ پھر گروپس (Groups) ہوتے ہیں۔ یعنی محلوں کی انجمنوں کو سوچنا چاہیئے۔ اگر وہ ہفتہ میں ایک دن اجلاس کرتے ہیں۔ تو ایک دفعہ اس امر کو سامنے رکھ کر غور کریں۔ اور اگر وہ دو دفعہ اجلاس کرتے ہیں۔ تو دو دفعہ اس امر پر غور کریں۔ اور جماعت کے سامنے یہ بات پیش کریں۔ کہ ہمارا یہ پروگرام تھا۔ اور ہم نے اس حد تک اس ہفتہ میں اس پر عمل کیا ہے۔ لیکن

ہوتا یہ ہے

کہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دفعہ میٹنگ کی۔ چند باتیں کیں اور میٹنگ برخواست کر دی۔ اب بعض محلوں کی طرف سے یہ اطلاع آئی ہے۔ کہ ہم نے سوچا ہے اور باہم مشورہ کر کے ایک پروگرام بنایا ہے۔ لیکن اس میٹنگ میں تو صرف ایک دفعہ غور کیا گیا تھا۔ لیکن کیا ایک دفعہ کھانا کھانا کافی ہوا کرتا ہے۔ جس طرح صرف ایک دفعہ کھانا کھانا کافی نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایک دفعہ سوچنا کافی نہیں۔ ہمیں جماعت کے افراد کے کانوں میں یہ باتیں بار بار ڈالنی چاہئیں۔ ہمیں جماعت کے سامنے بار بار یہ بات رکھنی چاہیئے۔ کہ ہمارا کیا پروگرام تھا۔ اور اس پر کس قدر ہم نے عمل کیا ہے۔ ہر محلہ کی انجمن کو ہفتہ میں ایک دفعہ یا دو دفعہ اپنا پروگرام جماعت کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ کہ ہم نے کیا کیا۔ اور کیا نہیں کیا۔ پھر دیکھیں لوگوں کے اندر ایک جنون پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر ایک مہینہ میں ایک دفعہ میٹنگ کر لی۔ اور پھر بھول گئے۔ تو اگلے سال تو لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے۔

پس

ایک چیز تو یہ ہے

کہ ہر فرد پروگرام کو بار بار اپنے ذہن میں لائے۔ اور کوئی دن ایسا نہ جائے۔ جس دن اس نے اس بات پر غور نہ کیا ہو۔ کہ ہمارا کیا پروگرام تھا۔ اور اب تک ہم نے اس پر کس حد تک عمل کیا ہے۔ یہی محاسبہ ہے۔ جسے صوفیاء نے روحانیت کے لئے بڑی ضروری چیز قرار دیا ہے۔ پس تم بار بار سوچو۔ کہ ہماری یہ ذمہ داری تھی۔ ہم نے اس سال اپنی پیدائش کی فلاں غرض کو اپنے سامنے رکھا تھا۔ اس کے مطابق ہم نے کس حد تک عمل کیا۔ ہم نے کس حد تک اپنی اس ذمہ داری کو پورا کیا۔ سال کے ۳۶۰ دن ہوتے ہیں۔ اگر ایک دن ضائع ہو گیا۔ تو آپ کے پروگرام کا ۳۶۰ واں حصہ ضائع ہو گیا۔ اگر دو دن ضائع ہو گئے۔ تو ۱۸۰ واں حصہ پروگرام کا ضائع ہو گیا۔ اگر تین دن ضائع ہو گئے تو ۱۲۰ واں حصہ پروگرام کا ضائع ہو گیا۔ اگر چار دن ضائع ہو گئے۔ تو ۹۰ واں حصہ پروگرام کا ضائع ہو گیا۔ اگر سات دن گزر گئے تو پچاسواں حصہ پروگرام کا ضائع ہو گیا۔ اب دیکھو کتنی کتنی جلدی وقت ضائع ہوتا ہے۔

سات دن کی غفلت

سے سال کا دو فی صدی پروگرام ضائع ہو جاتا ہے۔ اب اگر تمہاری دو فی صدی تنخواہ کم ہو جائے۔ تو تمہیں کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ دو فی صدی غلہ کم ہو۔ تو کتنی تکلیف ملک کو برداشت کرنی پڑتی ہے۔ پچھلے سال حکومت کے خیال کے مطابق پانچ فی صدی غلہ کم پیدا ہوا۔ جس کی وجہ سے ملک میں قحط پڑا ہوا ہے۔ میرے نزدیک اگرچہ یہ بات غلط ہے۔ لیکن چونکہ ہر قسم کا حساب گورنمنٹ کے پاس ہے۔ اس لئے اسے سرسری بھی نہیں کہا جا سکتا۔ غلہ کی قیمت ۶ روپے سے بعض جگہ ۳۲ روپیہ فی من تک پہنچ گئی ہے۔ گویا چھ گنا قیمت بڑھ گئی ہے۔ اسی طرح اگر تم

سال کا ایک ہفتہ

ضائع کرو گے۔ تو تم پر اس سے آدھی آفت آ جائیگی۔ جو پانچ فی صدی غلہ کم ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ پر آئی۔ اور اگر دو ہفتے ضائع ہو گئے۔ تو وہی پانچ فی صدی ہو گیا۔ اور آپ لوگوں کو وہی تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ جو اس سال پانچ فی صدی غلہ کم ہونے کی وجہ سے تم اٹھا رہے ہو۔ گویا اگر تم نے دو ہفتے کام نہیں کیا۔ تو تمہارے کام کا اتنا غلہ ضائع ہو گیا۔ جتنا امسال ملک کا کم ہوا۔ اور اسے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اور ۶ روپے فی من کی بجائے تمہیں ۲۶ - ۲۶ روپے فی من یا اس سے بھی زیادہ قیمت ادا کرنی پڑی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم اپنے مقصد اور پروگرام کو جو تم نے اپنے اس سال کے لئے تجویز کیا ہے۔ پورا کرنے کے لئے چار گنا سے بھی زیادہ محنت کرو گے۔ چار گنا سے بھی زیادہ قربانی کرو گے۔ پس تم بار بار

محلہ کی انجمن کے سامنے

یہ بات لاؤ۔ کہ اس قدر وقت گزر گیا ہے۔ اور اس عرصہ میں ہم نے اس قدر کام کیا ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ایک دفعہ انجمن کا اجلاس بلایا۔ ریزولیوشن پاس کیا۔ اور پھر چپ ہو گئے۔ باہر کی انجمنوں کو بھی بار بار اجلاس کر کے جماعت کے سامنے یہ چیز پیش کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اس سال ان کا یہ پروگرام تھا۔ اور اس عرصہ میں انہوں نے اس قدر کام کیا ہے۔ جماعت میں بار بار یہ بات پیش کی جائے۔ اور ان سے پوچھا جائے۔ کہ انہوں نے اس وقت تک کیا کام کیا ہے۔ اگر تم اس طرح کرو گے۔ تو دیکھو گے کہ جماعت میں آپ ہی آپ بیداری پیدا ہو جائیگی۔ جماعت کے سامنے بار بار کارگذاری لانے سے وہ اپنے مقصد کی طرف متوجہ ہو جائیگی۔ جب کسی انسان کو صدمہ ہوتا ہے۔ تو تم نے دیکھا ہوگا۔ کہ اس صدمہ کی بات بار بار سننے سے اسے کتنا غم محسوس ہوتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے بھئی تم بار بار اس صدمہ کو میرے سامنے نہ لاؤ۔ اس سے ہمیں

یہ سبق ملتا ہے

کہ ایک بات جو گزر چکی ہو۔ اسے بار بار کہنے سے اگر وہ غم کی ہے۔ تو زخم اور گہرا ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ خوشی کی ہے۔ تو وہ خوشی کو دوبالا کر دیتی ہے۔ لیکن افسوس کہ ہم اپنے کاموں میں اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ ایک دفعہ مجلس کر لیتے ہیں۔ اور پھر بھول جاتے ہیں۔ پس محلوں کی مجلس میں اگر وہ ہفتہ میں ایک دفعہ بیٹھتی ہے۔ تو ایک دفعہ اور اگر زیادہ دفعہ بیٹھتی ہے۔ تو زیادہ دفعہ اس سوال کو پیش کریں۔ کہ ہم نے کیا کام کرنا تھا۔ سال میں اتنا وقت گزر گیا ہے۔ اور ہم نے اس قدر کام کیا ہے۔ اسی طرح میں باہر کی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تم یہ نہ سوچو۔ کہ ابھی ہم جلسہ سے واپس آئے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ابھی جلسہ ہی ختم نہیں ہوا۔ بلکہ سال میں سے ۱۲ دن گزر چکے ہیں۔ در اصل ہمارا سال ۲۹ر دسمبر سے شروع ہو جاتا ہے۔ ۲۸ر دسمبر کو جلسہ ختم ہوتا ہے۔ اور

۲۹ر دسمبر سے نیا سال

شروع ہو جاتا ہے۔ اور ہم کو اسی وقت سے ان تجاویز پر عمل کرنا شروع کر دینا چاہیئے۔ جو ہم جلسہ سالانہ پر تیار کرتے ہیں۔ اس طرح ہمارے اس سال کے پروگرام میں سے دو فی صدی ضائع ہو گیا ہے۔ اب دیکھو کہ اس دو فی صدی نقصان کو تم کتنی مشکل سے پورا کرتے ہو۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ ملک میں پانچ فی صدی کم غلہ پیدا ہونے کی وجہ سے گندم کی قیمت ۶ روپے سے بڑھ کر ۲۶ روپے فی من تک پہنچ گئی۔ اسی طرح تمہیں بھی اس سال دگنی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ یعنی پہلے جو کام ایک روپیہ میں ہو جاتا تھا۔ وہ اب دو روپیہ میں ہوگا۔ اور اگر اتنے دن اور گذر گئے۔ تو جو کام ایک روپیہ میں ہوتا تھا وہ چار روپے میں ہوگا۔ اور جو کام ایک سو روپیہ میں ہوتا تھا وہ چار سو روپیہ میں ہوگا۔ پہلے اگر ایک رکعت تمہیں خدا تعالیٰ کے قریب لا سکتی تھی۔ تو اب تمہیں

خدا تعالیٰ کے قریب آنے کے لئے

چار رکعتیں پڑھنی پڑیں گی۔ اور اگر جنوری کا سارا مہینہ گزر گیا۔ اور ہم اپنے مقصد اور پروگرام پر عمل کرنے کے قابل نہ ہو سکے۔ تو ہمارا ساڑھے بارہ فی صدی نقصان ہو چکا ہوگا۔ یعنی جو کام ایک روپیہ میں ہو سکتا تھا۔ اس کے لئے ہمیں ساڑھے بارہ روپے خرچ کرنے پڑیں گے۔ اور جو قرب ہمیں ایک رکعت پڑھ کر حاصل ہو سکتا تھا۔ اس کے لئے ساڑھے بارہ رکعت نماز پڑھنی ہو گی۔ ایک دفعہ استغفار کرنے کی بجائے ہمیں بارہ دفعہ استغفار کرنا پڑے گا۔ اور ایک دفعہ سبحان اللہ کہنے کی بجائے ہمیں بارہ دفعہ سبحان اللہ کہنا پڑے گا۔ تب جا کر ہمارا گذارہ ہوگا۔ اگر اس چیز کو حسابی طور پر دیکھا جائے۔ تو تمہیں اندازہ ہو۔ کہ ہمارا اس قدر نقصان ہوگا۔

پس میں تمہیں وقت پر اس

خطرہ سے آگاہ کرتا ہوں

کہ اگر یہ سال بغیر کچھ کئے گزر گیا۔ تو سال کے آخر میں تمہارا دل مردہ ہو جائے گا۔ اور تم کہو گے۔ کہ ہمیں تو کچھ بھی نقصان نہیں ہوا۔ لیکن تمہاری وہ رائے کچھ حقیقت نہیں رکھے گی۔ کیونکہ اس وقت تک تم مردہ ہو چکے ہو گے۔ اور مردہ دل کو اپنے نقصان کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ جس طرح جسم کا جو حصہ سن ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر اسے کاٹ دیتا ہے۔ اور اس شخص کو ذرا بھر بھی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ اسی طرح اس دل کو کیا تکلیف ہو گی۔ جو مر چکا ہے۔ پس میں اس وقت کے حالات پیش کر کے تمہیں آگاہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اس وقت تو تمہارا دل مر چکا ہوگا۔ اور اسے اس بات کا احساس ہی نہیں ہوگا۔ کہ تمہارا کتنا نقصان ہو چکا ہے۔ میں تمہیں موجودہ حالات کے لحاظ سے آگاہ کرتا ہوں۔ کہ تم اندازہ لگا لو۔ کہ سال کے گزر جانے کے بعد تم کتنا نقصان اٹھاؤ گے۔ پس تم وقت پر ضرورت کو پہچانو۔ اور پھر اس کے مطابق کام کرو۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ اس میں

بیداری پیدا ہو جائے

اور ہم ان خطرات کو سمجھ سکیں۔ جو ہمیں پیش آنے والے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں اتنا ہی قربانی کو بڑھاتے چلے جائیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھاتے جائیں۔

ضروری اعلان

جملہ سیکرٹری صاحبان مال انجمنہائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر دفتر محاسب کو اپنے اپنے مکمل ایڈریس سے اطلاع دیکر مشکور فرماویں۔ تاکہ آئندہ انہیں رسیدات دفتر محاسب صحیح ایڈریس پر بھجوائی جا سکیں۔ یہ ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ احباب رقوم بھجواتے وقت ایڈریس پورا پورا نہیں لکھتے۔ جس کی وجہ سے انہیں رسیدات نہ ملنے کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

خطبہ جمعہ

۳

نئے سال میں نئے ارادے نئی کوشش اور نئی تدبیروں کے ساتھ اپنے پروگرام پر عمل کرو

وقت کو ضائع نہ کرو اور بار بار انفرادی اور اجتماعی طور پر غور کرو۔ کہ ہمارا کیا پروگرام تھا۔ اور ہم نے اب تک کس حد تک اس پر عمل کیا ہے۔

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۹ جنوری ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں جمعہ کے لئے آ تو گیا ہوں۔ لیکن دو دن سے میری لات میں درد شروع ہو گیا ہے۔ میں ایک گھٹنے پر نی کیپ (Knee cap) باندھ کر مسجد میں آیا ہوں۔ ورنہ مجھ سے ٹھیک طرح نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اور میرے لئے سجدہ کرنا مشکل ہے۔ بہرحال چونکہ

نیا سال شروع ہوا تھا

اور ہمیں نئے عزم نئے ارادے۔ نئی کوشش اور نئی تدبیروں کے ساتھ شروع کرنا چاہیئے۔ اسلئے میں مسجد میں آ گیا ہوں۔ ہم نے اپنی زندگی میں بہت سے پروگرام بنائے۔ اور شاید ان میں سے بہت سے توڑے۔ اور بہت سوں میں کامیاب ہوئے۔ لیکن اگر ہم غور سے اپنے پروگراموں پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہو گا۔ کہ جہاں تک ہنگامی کاموں کا سوال ہے ہم ان میں کامیاب رہے ہیں۔ لیکن مستقل پروگراموں میں جہاں تک قومی پروگراموں کا سوال ہے۔ اس میں تو ہم کامیاب رہے ہیں یعنی ہمیں ایک کے بعد دوسرا آدمی کام سنبھالنے والا ملتا رہا۔ لیکن جہاں تک انفرادی سوال ہے۔ ہم میں۔

استقلال کی روح

نہیں پائی گئی یعنی کئی نوجوان ایسے آئے جنہوں نے دو دو سال کام کیا۔ اور گر گئے۔ کئی نوجوان ایسے آئے۔ جنہوں نے دس گیارہ سال کام کیا اور گر گئے۔ لیکن ایسے آدمی جو عزم کے وقت سے لے کر موت تک اس پر قائم رہیں۔ بہت کم آئے ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنے نئے پروگرام شروع کرنے سے پہلے اپنے آپ کو وقت پر بیدار کر لینا چاہیئے۔ مثلاً اب ہمارا نیا سال شروع ہوا ہے۔ ہماری مشکلات پہلے سے زیادہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مشکلات ایک رنگ میں زیادہ تھیں اور ایک رنگ میں کم تھیں۔ دس پندرہ آدمی ایسے تھے۔ جو بوجھ برداشت کر کے اپنے کام چھوڑ کر قادیان آ گئے تھے۔ اور وہ آپ کے کام میں ہاتھ بٹا رہے تھے۔ اور مالی امداد دیتے تھے۔ اس وقت مالی امداد کام کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔ آج مالی امداد کی نسبت

کام زیادہ اہمیت رکھتا ہے

اس وقت جماعت اگر خدانخواستہ ناکام ہو جاتی تو خطرہ بہت کم تھا۔ اب خطرہ بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ جماعت میں سے ایک دو کا ایسا نکل آنا جن کو دنیا سرپھرے کہتی ہے۔ تم انہیں مستقل مزاج سمجھ لو۔ زیادہ مشکل نہیں۔ ایسے لوگ مل جاتے ہیں۔ شاہ دولے کے چوہوں کو دیکھ لو کتنے احمق ہوتے ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے بیوقوف پائے جاتے ہیں۔ جو شاہ دولے کے چوہے بنتے رہتے ہیں پس پہلے زمانہ میں صرف چند سرپھروں کی ضرورت ہوتی تھی۔ اور وہ اکثر مل جاتے تھے لیکن اب سینکڑوں اور ہزاروں سرپھروں کی ضرورت ہے۔ اور اتنی تعداد میں سرپھرے ملنے مشکل ہیں۔ جماعت کی نسبت کے لحاظ سے اب کارکن زیادہ ہیں۔ پہلے کارکن کم تھے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مبلغ نہیں تھے۔ آپ کتابیں لکھتے تھے اور انہیں شائع کر دیتے تھے۔ شروع میں آپ کے پاس پریس تک نہیں تھا۔ آپ کی کتابیں عیسائیوں کے پریس میں چھپتی رہیں۔ بعد میں ایک مسلمان کے پریس میں چھپنے لگیں۔ اور پھر اپنا پریس قائم ہوا جو صرف دستی پریس تھا۔

پس اس زمانہ میں اس لحاظ سے مشکلات زیادہ تھیں کہ ذرائع کم تھے۔ لیکن اس لحاظ سے مشکلات کم تھیں کہ کارکن تھوڑے تھے۔ اور تھوڑے کارکنوں سے کام لینا آسان ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے جماعت اس زمانہ میں محفوظ تھی۔ آج ذرائع بے شک زیادہ ہیں۔ لیکن مشکلات بھی پہلے سے بڑھ گئی ہیں۔ آج کام کرنے والوں کی نگرانی کی زیادہ ضرورت ہے۔ اگر اس وقت ہمیں کوئی

خطرناک مالی ٹھوکر

لگی۔ جیسے اس کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ تو تم میں سے بہت سے ایسے آدمی ہونگے۔ جو اب تو صدقے جاؤں! واری جاؤں! کہہ رہے ہیں لیکن اس وقت وہ بوریا بستر باندھ کر یہاں سے چلے جائیں گے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے یہ بات کہی۔ تو انہیں بہت بری لگی۔ اور انہوں نے کہا۔ استاد ہم تو آپ کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے آپ ایسا کیوں کہتے ہیں۔ کہ ہم بھاگ جائیں گے۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے

فرمایا ایک شخص جو اس وقت میرے پیالہ میں کھانا کھا رہا ہے اور اس کا ہاتھ میرے ہاتھ سے بعض دفعہ چھو جاتا ہے۔ وہ شام تک مجھے پکڑوا دیگا اس وقت تین آدمی تھے۔ جن میں سے ایک نکل گیا ۲ باقی رہ گئے۔ پطرس نے کہا اے استاد کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم آپ کو چھوڑ دیں۔ ہمیں تو آپ ہمارے مال و جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا۔ اے پطرس صبح مرغ اس وقت تک اذان نہیں دے گا۔ جب تک کہ تو مجھ پر تین دفعہ لعنت نہ ڈال لے۔ پس ایسی کمزوریاں پہلے خفی ہوتی ہیں۔ صرف موجودہ اخلاص اور موجودہ حالت کو نہیں دیکھا جاتا۔ آج اگر کوئی شخص مخلص ہوتا ہے۔ تو پرسوں کو وہ بھاگ جاتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ تم میں سے وہ چند نوجوان جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی تھیں۔ آج بھاگے ہوئے ہیں۔ بعض نوجوانوں نے تو شرافت سے نکلنے کی کوشش کی لیکن بعض مختلف قسم کے بہانے بنا بنا کر اور گند اچھال کر بھاگے ہیں۔

پس چونکہ اس وقت

خطرات زیادہ ہیں

اس لئے ہمیں اپنی سکیمیں بدل لینی چاہئیں۔ پہلی چیز تو یہ ہے۔ کہ ہمیں ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارا وقت ضائع نہ ہو۔ کل پرسوں سے میں نے سوچنا شروع کیا ہے۔ کہ جلسہ کے بعد اب دوسرا جمعہ آ گیا ہے۔ گویا اگلے پروگرام میں سے اب بارہ دن گذر گئے ہیں۔ اگر ہم اب بھی نہیں سمجھے اور ایک اور بارہ دن گذر گئے۔ پھر ایک اور بارہ دن گذر گئے۔ پھر ایک اور بارہ دن گذر گئے۔ تو ہم کو یہ چیز اپنے ارادہ سے اس قدر دور کر دیگی کہ ہمارا جوش پھیکا پڑ جائے گا۔ پھر جوش ٹھنڈے ہو گئے۔ تو ہم کہیں گے۔ چلو یہ سال تو گذر گیا۔ ہم اب نئے سال سے کام کریں گے۔ اور ہماری ہر کوشش باطل اور بے کار جائے گی۔

میری آج مسجد میں جمعہ کے لئے آنے کی

بڑی وجہ یہی تھی

کہ میں جماعت کو اس طرف توجہ دلاؤں کہ نئے سال کے بارہ دن گذر گئے ہیں۔ اور ہمارا نیا پروگرام بارہ دن پیچھے جا پڑا ہے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں آپ نے قربانیاں کیں۔ پہرے دیئے محنت کی تکالیف اٹھائیں۔ کئی لوگوں نے لوٹ مار بھی کی۔ جیسا کہ میرے پاس بعض رپورٹیں آئی ہیں لیکن اکثر لوگوں نے قربانی کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ باہر سے آنے والوں نے تو اس حد تک

قربانی کا نمونہ

دکھایا کہ ان میں سے کئی ایسے آسودہ حال لوگ بھی تھے۔ جو گھروں میں دریوں اور قالینوں پر سونا بھی ناپسند کرتے تھے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۵۳ء

فرقہ پرست علماء پر بے بنیاد حسن ظنی

۳۳ فرقہ پرست مولویوں نے جو بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات میں مجوزہ بورڈوں کی جو مخالفت کی ہے۔ بعض لوگ اس کو ان مولویوں کی ایثار نفسی اور دانشمندی اور جانے کیا کیا قرار دے رہے ہیں۔ مودودیوں کا اخبار "تسنیم" تو ان کے قصیدے پر قصیدے کہتا چلا جاتا ہے۔ اور کہتا ہے دیکھا علماء نے کتنا عظیم کارنامہ کر کے دکھا دیا ہے۔ چنانچہ "تسنیم" ایک معاصر کی مندرجہ ذیل عبارت کا حوالہ دیتا ہے۔

"بعض حلقے ان کی خاموشی کو "معنی خیز" قرار دے رہے تھے۔ اور "علماء دشمن" عناصر کا خیال تھا۔ کہ بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے چونکہ علماء کی ملازمتوں کا بندوبست کر دیا ہے۔ اس لئے وہ اس کی سفارشوں کی مخالفت نہ کر سکیں گے۔ لیکن علماء کے اجتماع کراچی نے ان تمام قیاس آرائیوں کو باطل کر دیا ہے۔"

اسی ضمن میں خود "تسنیم" رقمطراز ہے۔

"جب سفارشیں شائع ہوئیں تو انہوں نے بے سوچے سمجھے محض اقتدار و اختیار اور کرسیوں اور ممبریوں کے زاویہ نظر سے ان کی بعض شقوں پر نگاہ نہیں ڈالی بلکہ پوری سنجیدگی دیانت اور اخلاص کے ساتھ ان پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے ان کے صحیح و غلط اور خوب و زشت کا جائزہ لینے کا اعلان کیا۔ پھر وہ دور دراز مقامات سے آ کر کراچی میں جمع ہوئے۔ تقریباً ایک ہفتے تک انہوں نے معاملے کی چھان پھٹک کی۔ اور پھر اتفاق کے ساتھ دستوری سفارشات کی خامیوں کو مرتب کر کے ان کی اصلاح کے لئے متبادل تجاویز پیش کیں۔"

(تسنیم ۲۶ جنوری ۱۹۵۳ء)

اس وقت چونکہ سوال صرف مجوزہ ماہرین قانون اسلامی کے بورڈوں کا ہے۔ اس لئے ہم صرف اسی کے متعلق ان فرقہ پرست مولویوں کے کردار کا جائزہ لیتے ہیں۔ سو عرض ہے کہ ان حضرات نے اگر مجوزہ بورڈوں کو بظاہر ٹھکرایا ہے تو اس لئے نہیں جیسا کہ "تسنیم" فریب دہی سے باور کرانا چاہتا ہے کہ "ان حضرات نے بے سوچے سمجھے محض اقتدار و اختیار اور کرسیوں اور ممبریوں کے زاویہ نظر سے ان کی بعض شقوں پر نگاہ نہیں ڈالی۔"

بلکہ اس کے خلاف انہوں نے خوب سوچ سمجھ کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ "مجوزہ بورڈوں" کی موجودہ صورت میں تو ان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیسا کہ خود "تسنیم" نے بھی واضح کیا ہے۔

"بورڈ کی رکنیت کے لئے علماء یا ملاؤں کو خصوصیت نہیں دی گئی تھی۔ بلکہ "ماہرین قانون اسلامی" کے الفاظ رکھے گئے تھے۔ جو ہو سکتا ہے کہ وکیل بیرسٹر اور علماء ہوں۔ بلکہ یہ ممکن ہے کہ خلیفہ عبدالحکیم اور چوہدری غلام احمد پرویز جیسے پڑھے لکھے ان پڑھ ہوں (تسنیم مورخہ صالحانہ ۲۷ اصل ۲۶ جنوری ۱۹۵۳ء)

ایسی صورت میں بھلا یہ فرقہ پرست مولوی کس طرح برداشت کر سکتے تھے۔ کہ مجوزہ بورڈوں میں ان کے سوا کوئی اور بھی شریک ہو۔ اس لئے انہوں نے سوچا سوچا پورے ۹ دن سوچ سوچ کر مجوزہ بورڈوں میں کیڑے نکالے۔ اور ان کی جگہ علماء کا بورڈ سپریم کورٹ کے ساتھ ضم کرنے کی تجویز نکالی اور ساتھ ہی علماء کی ایسی تعریف بھی کر دی کہ ان کے سوا اور کوئی اس بورڈ کا رکن نہ ہو سکے ہم الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۵۳ء کے ایڈیٹوریل میں اس ضمن میں ان حضرات کی ترمیم کا حوالہ نقل کر چکے ہیں اس ترمیم میں کہا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کے ججوں کے ساتھ ایسے بورڈ کا تقرر شروع میں صرف پندرہ سال کے لئے ہوگا۔ مطلب یہ اثر ڈالنا ہے کہ یہ حضرات کتنے بے نفس ہیں ہمیشہ کے لئے نہیں صرف پندرہ سال کے لئے عدلیہ پر اقتدار چاہتے ہیں۔ اور وہ بھی صرف اس لئے کہ اتنے عرصہ میں "ماہرین قوانین اسلامی" قسم کے جج تیار ہو جائیں گے۔ مگر یہیں تک بس نہیں کی۔ بلکہ یہ بھی ساتھ ہی فرما دیا ہے۔ کہ اگر ضرورت ہو تو رئیس مملکت اس میعاد میں اضافہ کر سکتا ہے۔

ذرا پندرہ سال اور ضرورت پر مدت میں اضافہ کی طرف دیکھئے۔ گویا پاکستان کی مسلمان قوم ایک ایسا بچہ ہے۔ جس کو پندرہ سال ہی نہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت تک ان حضرات کی انگلی پکڑ کر ہی چلنا چاہیئے۔ ورنہ گر کر ٹانگ یا بازو توڑ لے گا۔

اول تو سوال یہ ہے کہ کیا ایسا شخص ایک اسلامی ملک کی سپریم کورٹ کا جج ہو سکتا ہے۔ جو اسلامی قانون کا اتنا بھی ماہر نہیں۔ جتنا کہ یہ حضرات اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ یہ سمجھا جائے کہ ان حضرات کے پیش نظر دراصل قوانین اسلامی میں مہارت کا سوال نہیں۔ بلکہ یہ سوال ہے کہ وہ اپنے خاص فرقہ پرستانہ نظریوں کو مسلمانوں کے تمام فرقوں پر کس طرح بالجبر ٹھونس سکتے ہیں۔ اس سے اور کوئی مطلب نہیں ہے۔

ان معروضات پر غور کرنے سے ہر کوئی سمجھ لے گا۔ کہ ان فرقہ پرست مولویوں نے مجوزہ بورڈوں کو رد کرنے میں کسی ایثار نفسی یا دانشمندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اور نہ درحقیقت انہوں نے انہیں کو رد کیا ہے۔ بلکہ انہوں نے اس کی ایسی صورت پیش کی ہے۔ جس سے ان کا ذاتی اقتدار محکم تر اور پائندہ تر ہوتا ہے۔ اور یہ متعین ہوتا ہے۔ کہ بورڈ میں ان کے سوا اور کوئی شامل نہیں ہو سکتا۔ جس سے وہ ملک و قوم کے لئے فرقہ پرستی کی ایک ایسی لعنت بن جائیں گے۔ کہ جس سے چھٹکارا محال ہو جائے گا۔ اور ان کی حیثیت پیران تسمہ پا کی سی ہو جائے گی۔ ان کے وجود سے ملک میں سوائے فرقہ پرستانہ فضا کے اور کوئی چیز نشو و نما نہیں پا سکے گی۔

اس امر کا ثبوت کہ علماء عدلیہ پر قبضہ کر کے ملک میں فرقہ پرستی کے عفریت کو آزاد کر دیں گے۔ ان کی ان ترامیم سے بھی واضح طور پر مل جاتا ہے۔ جو بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات کے متعلق انہوں نے ۹ دن کے غور و خوض کے بعد شائع کی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے تجویز کی ہے کہ "قادیانیوں" (احمدیوں) کو غیر مسلم اقلیتوں کی فہرست میں شامل کر کے ان کو الگ نمائندگی دی جائے۔ محض اس لئے کہ احمدی ان ملاؤں سے بعض خیالات میں اختلاف رکھتے ہیں۔

یہاں صرف یہ دکھانا ہے کہ یہ فرقہ پرست مولوی جو ابھی سے اپنا فرقہ پرستانہ ذہنیت کا اس طرح اظہار کر رہے ہیں۔ اگر ان کو یا ان کے ہمخیال علماء کو جن کی حد بندی ان حضرات نے کر دی ہے بورڈوں میں شامل کیا گیا۔ خواہ وہ وزراء کے ساتھ لگائے جائیں یا سپریم کورٹ کے ججوں کے ساتھ تو سوائے اس کے کہ وہ فرقہ پرستانہ انتراق کو ہوا دیں گے۔ اور ان سے کیا امید کی جا سکتی ہے۔

کسی ملک کا دستور اس ملک کے باشندوں کی ذہنیت کا آئینہ ہوتا ہے۔ جو لوگ چاہتے [illegible] کہ انکو اتنی بھی شرم نہیں آتی۔ کہ ہم دستور کو تو اپنی فرقہ پرستانہ ذہنیت سے پاک رہنے دیں ان کو ملک کے کسی کاروبار میں خاصکر قانون سازی یا قانون کے نفاذ کے کسی پہلو سے تعلق رکھنے والے اداروں میں شامل کرنا ملک و قوم کی پرلے درجہ کی بدقسمتی نہیں ہوگی تو اور کیا ہے۔

یوم مصلح موعود — ۲۰ فروری

بدستور سابق امسال بھی تقریب المصلح الموعود مورخہ ۲۰ فروری بروز جمعۃ المبارک منائی جائے گی۔ احباب اس مبارک تقریب کو پورے اہتمام کے ساتھ منانے کے لئے ابھی سے تیاری کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے المصلح الموعود کی پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔

التبلیغ جلد اول ٹریکٹ نمبر ۷-۱۰-۱۱-۱۲-۱۴-۱۵-۱۷ اور ۱۸ (جس میں اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے) سے استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ تمام نمبر جماعتوں کو بھیج دیئے گئے ہوئے ہیں۔ اب بھی جن جماعتوں کو ضرورت ہو دفتر نشر و اشاعت سے منگوا سکتی ہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

شذرات

گاندھی کا فلسفہ

بھارت کی ایک خبر ہے کہ نہرو حکومت کے زیر انتظام دلی میں آج کل ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں بعض ممالک کے نمائندے گاندھی کے فلسفہ کی "تحقیق" کر رہے ہیں۔

بارہ برس ہوئے جماعت احمدیہ کے مشہور علمی مجلہ ریویو آف ریلیجنز (اردو) میں گاندھی جی کے فلسفہ کے متعلق ایک مبسوط علمی مقالہ شائع ہوا تھا اس مقالہ کے چند ضروری اقتباسات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں:-

"گاندھی جی کے سیاسی اور مذہبی پروگرام میں انکے فلسفہ عدم تشدد کو سب سے بلند مقام حاصل ہے۔ لیکن جس طرح گاندھی جی کے دوسرے افکار و خیالات ایک معمہ ہیں۔ اسی طرح ان کا عدم تشدد کا عقیدہ بھی ایک چیستاں ہے۔ مختلف اوقات میں گاندھی جی نے عدم تشدد کی مختلف تعریف کی ہے۔ ایک عورت کی عصمت اور حفاظت کی خاطر وہ تشدد کے استعمال کو ناجائز خیال کرتے ہیں ایک دیوانے کتے یا بندر کو ہلاک کرنے کی تلقین کرتے ہیں لیکن سیاسی دیوانوں، قزاقوں اور ڈاکوؤں کے ایک گروہ کے مقابلہ کو جو بنی نوع انسان کی آزادی برباد کرنے کے درپے ہیں جائز نہیں سمجھتے" "سندھ کے ہندوؤں کو مشورہ دیتے ہیں کہ عدم تشدد سے اگر ان میں بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ تو تشدد کو اختیار کریں۔ لیکن فرانس کی بزدلی کی جس کے نتیجہ میں ایک پوری قوم آزادی سے محروم ہو سکتی ہے تعریف کرتے ہیں اور انگریز قوم کو ایسی ہی بزدلی اختیار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں"۔

اس مقالہ کے آخر میں نتیجۃً لکھا ہے:-

"سچ بات تو یہ ہے کہ جیسا کہ ڈاکٹر بھگوان داس نے جو خود ایک کانگرسی اور ایک بہت بڑے سنسکرت کے عالم ہیں۔ فرمایا ہے گاندھی جی کے فلسفہ کو وہ خود ہی جانتے ہیں دوسرا ان کو نہیں جانتا"۔ (ریویو دسمبر ۱۹۴۰ء)

گاندھی جی آج اگر دنیا میں موجود ہوتے تو ان کے فلسفہ کی نقاب کشائی کا ضرور امکان پیدا ہو جاتا مگر اب تو اس پر بحث کرنا ہی لاحاصل ہے۔ البتہ بھارتی لیڈروں کو اب اتنا ضرور سوچنا چاہیئے کہ عدم تشدد کے "پوتر دیوتا" کی زندگی میں سینکڑوں ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کو تشدد کے تیز آروں سے چیرا گیا اور ان کے خون سے ہولی کھیلی گئی اب اس کی تلافی کی کیا صورت ہے؟

خلافت عباسیہ میں صنعتی ترقی

ہر پاکستانی یہ خبر سنکر مسرت محسوس کرے گا کہ سندھ میں ماچس کا ایک بہت بڑا کارخانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس کارخانہ کی تکمیل کے بعد پاکستان غیر ملکی ماچس سے بے نیاز ہو جائے گا

خلافت عباسیہ کے عہد میں یوں تو چھوٹی بڑی بے شمار صنعتیں قائم تھیں۔ مگر شیشہ سازی۔ لوہا اور پارچہ بافی کی صنعتیں خاص طور پر مرتبۂ عروج تک پہنچی ہوئی تھیں۔

ملک شام کا شیشہ نہایت مشہور تھا۔ بغدادی بلور ہیروں کا مقابلہ کرتے تھے۔ عراق میں سفید شیشے کے قندیل تیار ہوتے تھے (ابن جبیر ص۲۸۱) اور مختلف ڈیزائن کی خوبصورت بوتلیں کافی تعداد میں بنتی تھیں (مقریزی جلد ا ص۱۲۴) نیز شیشے کے ٹکڑوں کو دوبارہ پگھلا کر بیش قیمت برتن بنانے اور ان پر میناکاری کرنے کا فن عام تھا۔

لوہے کی صنعت کو اس دور میں جو ترقی حاصل ہوئی۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے یہ دیکھئے کہ لوہے کے برتن اور دیگر مختلف اشیاء کے بنانے کے بڑے بڑے کارخانے قائم تھے۔ فرغانہ کے مشہور کارخانے کی مصنوعات دور دراز ممالک تک جاتی تھیں (ابن حوقل ص۳۸۲) بحرین، عمان اور عراق کی آرڈی نینس فیکٹریاں بے شمار اسلحہ تیار کرتی تھیں۔

پارچہ بافی کی صنعت ہر بڑے صوبے میں کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ عراق۔ ایران نیز اور البر قوبہ میں سوتی کپڑے کے بڑے بڑے کارخانے تھے۔ جن کا کپڑا بڑی مقدار میں بیرونی منڈیوں میں بھیجا جاتا تھا (ابن حوقل ص۱۲۳) (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فان کریمر کی تصنیف "خلفاء کے زمانے کی مشرقی تہذیب کی تاریخ")

اسلامی تاریخ کا یہ ریکارڈ اس بات کا زندہ ثبوت ہے۔ کہ ہم نے مذہب و روحانیت میں ہی نام پیدا نہیں کیا۔ صنعتی دنیا میں بھی ناقابل فراموش نقوش چھوڑے ہیں مگر چند صدیوں سے ہمیں اقتدار و تسلط سے معزول ہونا پڑا۔ اسلئے یہ نقوش بھی مدھم پڑ گئے تھے۔ لیکن اب جبکہ ہمارے قالب میں پھر ترقی اور شوکت کی لہریں دوڑ رہی ہیں۔ ہمارا اولین فرض ہے کہ ان مدھم نقوش کو کچھ ایسے ٹھاٹھ سے روشن کریں کہ دنیا کے آفاق جگمگا جائیں۔

برق رفتار قوم

وزارت تعمیرات مغربی جرمنی کے اعداد و شمار مظہر ہیں کہ ۱۹۵۲ء میں ہر چار منٹ ۔ ۔ ۔ ۔ کے بعد چار فلیٹ مکمل کر کے چار لاکھ مکانات تعمیر کئے گئے اور چار سالوں کے اندر ۵۰ لاکھ افراد کو بسایا گیا۔ حکومت کا دعوےٰ ہے کہ تین سال کے عرصہ میں اس قدر کام کیا گیا ہے۔ جتنا کہ ۱۹۲۴ء سے ۱۹۳۲ء تک اٹھ سالوں میں کیا گیا تھا۔

وزارت تعمیرات کے اعداد و شمار سے ہماری حکومت اور عوام کو سبق لینا چاہیئے۔ ہم لوگ جس نازک مزاجی اور تن آسانی سے اپنا قدم رکھنے کے عادی ہو رہے ہیں۔ کیا اس سے ان برق رفتار قوموں کا تعاقب کیا جا سکتا ہے۔ جو ہم سے ہزاروں میل آگے بھاگ دوڑ کر رہی ہیں؟

نئے نبیوں پر ایمان

مولانا محمد منظور نعمانی (مدیر الفرقان) اپنے ایک طویل مضمون میں فرماتے ہیں:-

قادیانی امت کو مسلمان قرار دینے کی صرف یہ صورت ہو سکتی ہے۔ کہ اسلام میں نئے نبیوں کے آنے اور ان پر ایمان لانے کی گنجائش سمجھی جائے اور ظاہر ہے کہ کوئی ایماندار ہرگز اس کافرانہ گمراہی کو اپنے لئے پسند نہیں کر سکتا"۔

(بحوالہ الاعتصام)

اردو کی مشہور و معروف تفسیر حسینی میں آیت واذ اخذنا من النبیین میثاقھم الخ (احزاب ع۱) کی تفسیر یوں کی گئی ہے:-

"واذ اخذنا یاد رکھو کہ لیا ہم نے من النبیین پیغمبروں سے میثاقھم عہد ان کا اس بات پر کہ خدا کی عبادت کریں اور خدا کی عبادت کی طرف بلائیں اور ایک دوسرے کی تصدیق کریں یا ہر ایک کو بشارت دیں اوس پیغمبر کی کہ ان کے بعد ہوگا اور یہ عہد پیغمبروں سے روز الست میں لیا گیا ومنک اور لیا ہم نے تجھ سے بھی عہد اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم"

(جلد دوم ص۲۵۶ مطبع نولکشور لکھنؤ)

مولانا منظور صاحب جواب دیں کہ جب نئے نبیوں پر ایمان لانا کافرانہ گمراہی ہے تو خدا تعالےٰ نے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ بالا عہد کیوں لیا؟ کیا مسلمان یہ یقین کریں کہ خدا اور رسول تو معاذ اللہ "کافرانہ گمراہی" میں مبتلا ہیں اور مولانا صاحب کو "مومنانہ ہدایت" حاصل ہے۔

اردو — ہماری "مہاجر" زبان

کراچی کے نامور رسالہ نقاد (جنوری ۱۹۵۳ء) نے اردو کی دردناک حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھا ہے:-

"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اردو کی بھی درگت بنائی گئی۔ اور اس کے ساتھ اس قدر بے اعتنائی کا برتاؤ کیا گیا کہ بے چاری کو برسوں کسی بنگلہ کے پھاٹک کے اندر قدم رکھنے اور کسی افسر کے سامنے فریاد کرنے کی اجازت نہ مل سکی وہ پاکستان میں ایک لٹے پٹے مہاجر کی طرح ماری ماری پھرتی رہی اور آج انکی آبادکاری کا معاملہ شاندار وعدوں سے آگے نہ بڑھ سکا"۔

قائد اعظم نے ڈھاکہ میں ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء کو ایک عظیم الشان مجمع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

پاکستان کی مشترکہ قومی زبان جو اس کے مختلف صوبوں کے درمیان افہام و تفہیم کا ذریعہ ہو ایک ہی ہو سکتی ہے۔ اور وہ اردو کے سوا کوئی نہیں۔ یہ وہ زبان ہے جسے لاکھوں مسلمانوں نے پالا پوسا اور پاکستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سمجھی جاتی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اردو میں اسلامی تہذیب و ثقافت کا بہترین سرمایہ دوسرے اسلامی ممالک کی زبانوں سے کہیں زیادہ پایا جاتا ہے"۔

نیز فرمایا:-

"میں آپ کو صاف صاف بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی سرکاری زبان اردو اور صرف اردو ہوگی۔ جو شخص اس بارے میں کسی قسم کی غلط فہمی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ وہ پاکستان کا دشمن ہے"۔ (بحوالہ قومی زبان ۱۶ جنوری ۱۹۵۳ء)

ہم حیران ہیں کہ بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے پاکستان کی سچی اور مخلصانہ دوستی کے باوجود اردو زبان کی سرکاری حیثیت کو تسلیم کرنے سے کیوں گریز کیا ہے؟ اور ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ ہماری "مہاجر" زبان کب تک ماری ماری پھرتی رہے گی؟

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ وہ اخبار خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

مسئلہ ختم نبوت پر ایک مختصر رسالہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

مسئلہ ختم نبوت کے متعلق موجودہ بحث اور اختلاف کے پیش نظر میرا ارادہ ہے کہ خدا کی توفیق سے ایک مختصر سا رسالہ لکھوں۔ جس کا حجم کم و بیش چالیس صفحات کا ہو۔ اس کے متعلق میرے دل میں کچھ عرصہ سے بار بار تحریک ہو رہی تھی۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ یہ ایک خاص خدمت کا وقت ہے اور وہی خدمت خدا کے حضور زیادہ مقبول اور زیادہ موجب ثواب ہوا کرتی ہے جو زمانہ کی ضرورت اور وقت کے تقاضے کے مطابق ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض دوستوں کی طرف سے بھی اس کے متعلق تحریک ہوئی ہے۔ پس اس دوہری تحریک کی بناء پر میں نے خدا کی توفیق سے اس رسالہ کی تصنیف کا ارادہ کر لیا ہے۔ لہٰذا جو دوست اس مسئلہ کے کسی خاص پہلو کی زیادہ وضاحت ضروری سمجھتے ہوں (کیونکہ بیرونی دوستوں کو مخالفوں کے اعتراضوں کے سننے کا زیادہ موقع ملتا ہے) وہ مجھے اپنا سوال لکھ کر بھجوا دیں۔ انشاء اللہ اس کے متعلق مجوزہ رسالہ کی تحریر کے وقت خیال رکھا جائیگا۔ بشرطیکہ یہ سوال ایسا ہو کہ اس کا جواب اختصار کے ساتھ دیا جا سکے۔ ورنہ طویل رسالہ کی اس وقت گنجائش نہیں اور نہ موجودہ ماحول میں زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ اور بڑی کتابوں کی اشاعت بھی مشکل ہوتی ہے۔

موجودہ تجویز کے مطابق یہ رسالہ انشاء اللہ ذیل کے سات حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

(۱) پیش لفظ جس میں مسئلہ نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ اور دوسرے موجودالوقت مسلمانوں کے نظریہ کے اختلاف کی حقیقت بیان کی جائے گی۔ یعنی یہ بتایا جائے گا کہ یہ اختلاف ہے کیا۔

(۲) تمہید جس میں یہ بتایا جائے گا کہ امکانی طور پر کسی اسلامی مسئلہ کا حل صرف چار ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ ایک قرآن شریف کے ذریعہ۔ دوسرے حدیث کے ذریعہ۔ تیسرے گذشتہ علماء و بزرگانِ امت کے اقوال کے ذریعہ۔ اور چوتھے عقل کے ذریعہ۔

(۳) اس تقسیم کے مطابق انشاء اللہ سب سے پہلے قرآنی آیات کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت کا حل پیش کیا جائے گا۔

(۴) اس کے بعد احادیث نبویؐ کے مطابق اس مسئلہ پر روشنی ڈالی جائے گی۔

(۵) پھر علماء و بزرگانِ امت کے اقوال پیش کئے جائیں گے۔

(۶) اور پھر عقل کے ذریعہ اس مسئلہ کی ضروری تشریح و توضیح درج کی جائے گی۔

(۷) سب سے آخر میں ایک مختصر سا خاتمہ ہوگا جو اس بیان پر مشتمل ہوگا کہ مسئلہ ختم نبوت کے متعلق نہ صرف جماعت احمدیہ کا نظریہ ہی صحیح اور درست ہے بلکہ خدا کے فضل سے یہ نظریہ ایسا بلند اور ایسا ارفع اور ایسا شاندار ہے کہ انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گذرے گا کہ مسلمان اس نظریہ پر فخر کریں گے اور غیر مسلم اس کی وجہ سے اسلام کی طرف غیر معمولی رغبت پائیں گے۔

لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے افادۂ عام کی غرض سے اس رسالہ کو بہت مختصر رکھنا ہوگا اور ہر عنوان کے ماتحت صرف ایک ایک دو دو دلیلوں سے زیادہ لکھنے کی گنجائش نہیں ہوگی۔ پس دوست اپنے سوالوں میں اختصار کے پہلو کو مدنظر رکھیں اور اس کے علاوہ کوئی بات مشورہ کے طور پر ان کے خیال میں آئے تو وہ بھی لکھ دیں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس رسالہ کو ایسے رنگ میں لکھنے اور ترتیب دینے کی توفیق دے۔ جو اس کے دربار میں مقبول اور اس کی مخلوق کے لئے موجب ہدایت ہو۔ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ وھوالموفق المستعان فی کل حال۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱/۲۳ ۱۹۵۳

ضروری اعلان

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ غلام رسول صاحب جو ٹریکٹروں کا کام جانتے ہیں اور جلسہ پر حضور کو ملے بھی تھے۔ محمود آباد اسٹیٹ میں بھی کام کر چکے ہیں۔ فوری اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں کہ کہاں ہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

عہدہ میں ترقی

احباب کرام یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ مکرم کیپٹن ڈاکٹر شاہ نواز خانصاحب کو میجر کے عہدہ پر ترقی ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

میجر صاحب موصوف نے شکرانہ کے طور پر اپنے کسی مستحق بھائی کے نام نصف سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرانے کا وعدہ فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

میاں فضل دین صاحب درویش کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ میاں فضل دین صاحب درویش جو کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میاں فضل دین صاحب قادیان کی پرانی آبادی سے تعلق رکھتے تھے اور ملکی تقسیم سے لے کر اس وقت تک بڑے صبر کے ساتھ قادیان میں مقیم رہے اور کبھی واپسی کے لئے بے چین نہیں ہوئے بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی جو ربوہ میں تھے ہمیشہ صبر کی تلقین کرتے رہے۔ اور ان کی بیوی مسماۃ مہراں بی بی نے بھی بڑے صبر کا نمونہ دکھایا۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یعنی میاں فضل دین صاحب کی وفات سے صرف چند دن پہلے ان کی اہلیہ کو قادیان جا کر اپنے خاوند سے ملنے کا موقعہ مل گیا تھا اور اس سے دو سال قبل ان کی والدہ مسماۃ کریم بی بی بھی اپنے بچے سے مل آئی تھی۔ اللہ تعالیٰ میاں فضل دین صاحب کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور ان کے جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ میاں فضل دین صاحب کے ایک داماد مولوی جلال الدین صاحب قمر اس وقت مشرقی افریقہ میں مبلغ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھی حامی و ناصر ہو۔

مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱/۲۳ ۵۳

اپنے منافع۔ فصل کی آمد۔ سالانہ ترقی

اور

مختلف خوشی کی تقاریب پر خدا تعالیٰ کے حصّہ کو یاد رکھیں

احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل طریق سے تعمیر مساجد کی تحریک میں حصہ لیں۔

(۱) ملازمین احباب کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے۔ وہ مساجد کی تعمیر کیلئے دی جائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کے لئے دیا جائے۔

(۲) زمیندار احباب۔ جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد زمین ہو وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

(۳) مزارع جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور دس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۴) بڑے تاجران۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی۔ کمپنیوں والے کارخانوں والے وغیرہ وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا فرمائیں۔

چھوٹے تاجران۔ ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں دیں۔

(۵) مستری۔ لوہار۔ مزدور دوست ہر مہینہ کے پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۶) وکلاء۔ ڈاکٹر پیشہ ور صاحبان گذشتہ سال کی آمد معین کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۷) کنٹریکٹر صاحبان۔ ایک سال ٹھیکوں کا جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی ادا فرمائیں۔

(۸) مختلف خوشی کی تقاریب پر:۔ مثلاً نکاح پر شادی پر بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور دی جائے۔

نوٹ:۔ تمام رقوم محاسب صاحب کو اس ہدایت کے ساتھ بھیجی جائیں کہ مساجد بیرون کی مد میں جمع ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید کے وعدے ساتھ کے ساتھ بھجواتے جائیں

آپ کی یہ کوشش بہت مبارک ہے کہ اپنی جماعت کے ہر فرد کو اس دفعہ تحریک جدید میں شامل کر کے چھوڑیں۔ مگر اس وجہ سے فہرست کو روکے رکھنا مناسب نہیں وعدے ساتھ کے ساتھ دفتر میں بھجواتے چلے جائیں

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

حب اٹھرا رجسٹرڈ - اسقاط حمل کا مجرب علاج - فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸/۰ مکمل خوراک گیارہ تولے - پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲/۰ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

مصباح ہر احمدی گھرانہ میں پہنچنا ضروری ہے

اس لئے کہ

(۱) اس میں حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ درس القرآن شائع ہوتا ہے جو حضور ربوہ میں مستورات میں فرماتے ہیں۔ حضور کے بیان فرمودہ حقائق قرآن مجید سے آگاہی کے لئے ہر احمدی عورت کے لئے اس کا پڑھنا ضروری ہے۔

(۲) اس میں سلسلہ کے جید علماء اور پڑھی لکھی بہنوں کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔

(۳) عورتوں کے متعلق اسلامی احکام کو واضح کیا جاتا ہے۔

(۴) مذہبی۔ معاشرتی اور تمدنی معلومات پیش کی جاتی ہیں جن سے موجودہ مسموم فضا میں ہر احمدی بہن کو آگاہ ہونا ضروری ہے۔ پس آپ اس کی خریداری میں تعاون فرمائیں۔ خود خریدار بنیں اور دوسروں کو خریدار بنائیں۔ جن لجنات اور بہنوں کا چندہ ختم ہو رہا ہے انہیں اس ماہ کے آخر میں وی۔ پی کیا جا رہا ہے۔ مہربانی فرما کر وہ وی پی وصول فرمائیں۔

مدیرہ مصباح ربوہ

موصیوں کے لئے اعلان

جن موصیوں کی طرف سے ۵۲-۱۹۵۱ء کی آمد کا فارم موصول ہوتا جا رہا ہے ان کو سالانہ حساب بھیجا جا رہا ہے۔ جو لوگ بقایا دار ہوں ان کو چاہیئے کہ بقایا بہت جلد ادا فرمائیں یا اپنی معذوری ظاہر کر کے بقایا کی ادائیگی کے لئے قسط تجویز کر کے مجلس کارپرداز کی منظوری حاصل کر لیں کیونکہ صدر انجمن کا یہ قاعدہ ہے کہ جس موصی کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ کا بقایا ہو تو اس کی وصیت منسوخ کر دی جائے۔ اس لئے بقایا کی ادائیگی کا جلد انتظام فرمائیں مرکز کو روپے کی فوری ضرورت ہے۔

(۲) بجٹ آمد کا پُر کرنا ہر موصی کے لئے صدر انجمن نے لازمی قرار دیا ہے۔ اور یہ فارم سال گذر جانے کے بعد پُر کرایا جاتا ہے۔ اس لئے ہر موصی کو اپنی آمد کا حساب رکھنا چاہیئے تاکہ سال کے گذر جانے کے بعد اپنی آمد آسانی سے فارم پر درج کر سکیں۔ اس لئے ہم نے ایک کارڈ چھپوایا ہے جس پر موصی اپنے چندہ کا حساب رکھ سکتا ہے۔ یہ کارڈ دفتر سے مفت دیا جاتا ہے۔ ہم نے کوشش تو کی ہے کہ یہ کارڈ ہر ایک موصی کو پہنچا دیا جائے۔ اگر کسی کو نہ ملا ہو تو دفتر ہذا سے منگوا لیا جائے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور لکھ دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہونے کی شکایت دور نہ ہو سکے گی۔

اقوال و افکار

— کوریا میں جس تیزی اور قوت کے ساتھ قدم اٹھایا گیا ہے مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کا رویہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ (گورنر جنرل)

— میں یہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ہندوستان کی اقلیتوں کی حالت بالکل اطمینان بخش ہے۔ میں اس معاملہ میں سچائی برتنا چاہتا ہوں۔
پنڈت جواہر لال نہرو

— جن لوگوں نے ۱۹۴۷ء میں غیر انسانی اور غیر اسلامی حرکتیں کی ہیں انہیں ایک دن خدا تعالیٰ کے سامنے اس کا جواب دینا ہوگا۔ (گورنر جنرل)

— وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم قرآن پاک کا بذات خود مطالعہ کریں۔ اور عام بہادر علماء کی تشریحات کے محتاج نہ رہیں۔ (گورنر جنرل)

— حکومت پاکستان عام آدمی کے حالات بہتر بنانے کی انتہائی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن ہمارے دکھ صدیوں پرانے ہیں اور ان کو دور ہونے میں وقت لگے گا۔ (گورنر جنرل)

— جب تک لوگوں کی روحانی اور اخلاقی اصلاح نہ ہوگی فقط قوانین کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہوں گے۔ (گورنر جنرل)

— اسلام صحیح معنوں میں دین اعتدال ہے اس میں نہ کمیونزم کے غیر معتدل نظریے شامل ہیں اور نہ سرمایہ داری کی پرستش (گورنر جنرل)

— توحید پر ایمان رکھنے والے موت کے خوف سے آزاد ہوتے ہیں۔ (گورنر جنرل)

— جس قوم نے۔ جھوٹ۔ جبر۔ تنگ دلی۔ ناجائز فوائد کا حصول۔ خویش پروری اور مادی فراغت کی پرستش اپنا مقصد زندگی بنا لیا وہ تباہ ہو کر رہے گی۔ (گورنر جنرل)

— وہ انسان محتاز نہیں ہے جو دوسرے سے محنت لے اور اس کو محنت کے ثمر سے محروم رکھے۔ (وزیر امور داخلہ)

— ہندوستان کو اقوام متحدہ کی رائے سے اتفاق نہ کرنے کی وجہ صرف یہ ہو سکتی ہے کہ اسے حقیقت کھل جانے کا ڈر ہے۔
اخبار "ٹورنٹو نیوز"

— پاکستان کی سب سے بڑی خواہش ہے کہ ہندوستان سے مستقل بنیاد پر اچھے ہمسایوں جیسے تعلقات قائم کرے تاکہ مختلف شعبوں میں مفید اشتراک عمل ہو سکے۔ (ہالینڈ کے روزنامہ "ہیٹ پرول" کا ایک اقتباس)

— ہندوستان نے اس وقت تک مسئلہ کشمیر کے بارے میں سلامتی کونسل یا اس کی ایجنسیوں کی کوئی بھی معقول تجویز منظور نہیں کی۔ (ہالینڈ کے روزنامہ "ہیٹ پرول" کا ایک اقتباس)

— ہم نے ہندوستان سے متعدد بار کہا کہ فیصلہ کے لئے غیر جانبدار ثالث کی خدمات حاصل کی جائیں جن میں ہیگ کی بین الاقوامی عدالت بھی شامل ہے۔ بدقسمتی سے ہندوستان نے اس سوال کے متعلق بھی اسی رویہ کا اظہار کیا جو اس نے ریاست کشمیر کے معاملہ میں اختیار کیا ہے۔ (ہالینڈ کے روزنامہ "ہیٹ پرول" میں وزیر اعظم پاکستان کے انٹرویو کا ایک اقتباس)

— میں تم سے جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ ایک شفیق باپ کی طرح کہہ رہا ہوں۔ نقص امن سے ملک کمزور ہوتا ہے۔ قوم کی یگانگت میں فرق آتا ہے پاکستان بدنام ہوتا ہے اور معقول پسندی اور صحیح غور و فکر کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
(آنریبل خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان)

اپنی چیزیں لے لیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو سیالکوٹ کی بارک سے میرے ہاتھ تین چیزیں آئی ہیں۔ ایک کیس سفید دو کھراڈ لوں والا۔ تیسری ایک عدد لوئی سیاہ وہ جس دوست کے ہوں وہ یہاں سے لے جائے۔
(موضع کوٹ گھمن اسٹیشن بڈھا ملہی مشمولہ گدیاں)

درخواست دُعا

میرے چھوٹے بھائی عبد الرحیم صاحب دس گیارہ دن سے بعارضہ بخار علیل ہیں۔ احباب اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(دایم عبد الغفور خان از رحیم یار خان)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے
ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیمیافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کا پتہ روانہ کرے ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کرینگے
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

جبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

سرمہ ممیرا خاص ہر قسم کی آنکھوں کی بیماری کے لئے مفید سرمہ مثلاً ککرے۔ خارش۔ پانی کا بہنا دھند۔ جالا اور نظر کی کمزوری وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ۳ روپے ۱ ماشہ ۱۰/- ۳ ماشہ ۱۵/-
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

ضرورت باورچی
ہمیں ایک تجربہ کار احمدی باورچی کی ضرورت ہے۔ جو عمدہ دیسی کھانا پکانا جانتا ہو۔ امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ درخواست بھیجیں یا خود ملیں۔ تنخواہ معقول ہوگی
شیخ عبد الحکیم نمبر ۱۴ دینا ناتھ بلڈنگ لاہور

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

علماء کے بورڈ کا قیام

یہ سفارش کہ رئیس ریاست کو یہ مشورہ دینے کے لئے کہ پارلیمان کہیں کوئی خلاف اسلام قانون تو نہیں پاس کر رہی ایک علماء کا بورڈ قائم کیا جائے بالکل غلط ہے۔ اول تو اس کا یہ مطلب ہے کہ سینکڑوں ممبروں کے ایوان میں سب ممبر اگر لادین نہیں تو کم از کم دین سے نابلد اور بے بہرہ ہونگے اور ان کی کارروائیوں کو منضبط کرنے کے لئے علماء کا بورڈ ہونا چاہیئے۔ یہ ممبروں کی قابلیت سے انکار کے مترادف ہے۔ سفارشات مرتب کرنیوالے یہاں دراصل "علمائے دین" کے پروپیگنڈوں سے متاثر ہوئے ہیں اور ان کے منہ میں لقمہ دینے کی غرض سے یہ سفارش بھی لکھ ماری ہے۔ باقی رہا حقیقی علماء تو وہ الیکشن لڑ سکتے ہیں۔ اور بڑے سے بڑے لیڈر بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ انہیں پارلیمان کا ممبر بننے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ پارلیمان میں ہر مرحلہ پر اپنی رائے دے سکیں۔ بجائے اس کے کہ وہ وقت بے وقت مجلس قانون ساز پر ایک گاڑی کی بریک بنکر رہ جائیں۔

ہمارے علما نے کبھی بھی کسی اہم قومی مسئلہ پر آپس میں اتفاق نہیں کیا۔ رئیس المملکت اور مجلس قانون ساز پر ان کو مسلط کر کے کونسی مشکل حل ہو سکتی ہے؟

جو مولوی بقول اقبال "فی سبیل اللہ فساد" کے قائل ہیں وہ جھگڑا برپا کرنا چاہیں تو یقین کیجئے کہ وہ اسوقت دوسرے علماء کے بورڈ کو ہی کافر اور اقلیت قرار دیں گے۔ لہٰذا اس . . . . ترمیم سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس سفارش کو بھی چھوڑ ہی دینا چاہیئے"۔

(از اخبار آزاد حق مظفر آباد ۱۴ جنوری ۵۳ء)

لاہور کی منڈی میں اناج اور دیگر اجناس کے بھاؤ اور گر گئے!

لاہور ۲۵ جنوری۔ حالیہ بارشوں کی وجہ سے منڈیوں میں اناج کے بھاؤ برابر گرتے جا رہے ہیں۔ اکبری منڈی لاہور میں مختلف اجناس کے بھاؤ دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ گیہوں اور چاول کے علاوہ باقی تمام اجناس کے نرخوں میں ایک ہفتہ کے اندر کافی فرق پڑ گیا ہے

بلیک مارکیٹ میں گیہوں اور چاول بدستور بالترتیب ۲۷ اور ۴۰ روپے من کے حساب سے فروخت ہو رہے ہیں۔ آڑھتیوں نے بتایا ہے کہ اگر چاول کی فروخت پر بندش اور کنٹرول ختم ہو جائے تو چاول کی قیمت اٹھائیس سے بیس روپے من تک آ جائے گی۔ کیونکہ صوبہ میں چاول کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ لیکن کنٹرول کی وجہ سے بیوپاری اپنے سٹاک باہر نکالنے سے ڈرتے ہیں۔

ڈاکخانہ میں پانچ لاکھ روپے کے غبن

لاہور ۲۵ جنوری پاکستان سپیشل پولیس ڈاکخانہ کے محکمہ میں پانچ لاکھ روپے کی سرکاری رقم کے غبن کی تفتیش کر رہی ہے۔ ایک معتبر ذریعہ نے بتایا ہے کہ سپیشل پولیس نے پچھلے مہینہ سیالکوٹ کے سب پوسٹ آفس پر چھاپہ مار کر اکاؤنٹنٹ کلرک کو گرفتار کر لیا تھا اور بعض دستاویزات بھی اپنے قبضہ میں لے لی تھیں۔

پشاور ۲۵ جنوری۔ پولیٹیکل ایجنٹ مہمند نے آج ڈراپ کوٹ نامی گاؤں میں مہمند کے پہلے ہائی سکول کا سنگ بنیاد رکھا۔

مجلس عربی
تعلیم الاسلام کالج لاہور

مولانا غلام احمد صاحب فاضل

"قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے ساتھ ابتدائی اسلامی جنگوں کی وجوہات" کے موضوع پر

بروز منگل بتاریخ ۲۷ جنوری بوقت ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کمرہ نمبر ۲۴ تعلیم الاسلام کالج میں مقالہ پڑھینگے۔ پروفیسر عبدالقیوم ایم اے گورنمنٹ کالج لاہور صدارت فرمائیں گے

(سیکرٹری)

موسم خشک رہیں۔ اہلاً کو ڈال عطا کرے گی۔

امریکہ اور بھارت کے تعلقات بگڑ رہے ہیں

نیو یارک ۲۵ جنوری۔ نامہ نگار "نیو یارک ٹائمز" نے نئی دہلی سے اطلاع دی ہے کہ امریکہ اور بھارت کے تعلقات بڑی تیزی سے بگڑ رہے ہیں۔ اس کی وجہ حسب ذیل امور ہیں:۔

(۱) کشمیر سے متعلق امریکہ اور برطانیہ کی مشترکہ قرارداد (۲) بھارت میں نئے امریکی سفیر کا تقرر۔

(۳) اس مفہوم کی افواہیں کہ امریکہ اور برطانیہ مشرق وسطیٰ کے مجوزہ دفاعی منصوبے کے بارے میں پاکستان سے معاہدہ کرنیوالے ہیں۔ وزیر خارجہ امریکہ جلد ہی اس معاہدے کے بارے میں پاکستان اور بھارت کی حکومتوں سے بات چیت کرنے کے لئے برصغیر آنے والے ہیں۔

مصنوعی کھاد تیار کرنے کا پہلا کارخانہ

ملتان ۲۵ جنوری۔ ملاوٹ خیل (ملتان ڈویژن) میں پاکستان کے مصنوعی کھاد تیار کرنے کے پہلے کارخانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں اس کارخانے پر ۱/۲ ۵ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا اور اس کی تعمیر ۳ سال میں مکمل ہوگی امریکہ کی ٹیکنیکل کوآپریشن ایڈمنسٹریشن اس کے لئے...

حکومت ہند متروکہ جائیدادیں نیلام کر کے پناہ گزینوں کو معاوضے دیگی

نئی دہلی ۲۶ جنوری۔ صدر بھارت ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اپنی یوم جمہوریہ کی نشری تقریر میں چار معاملات میں پاکستان کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ پاکستان کے ساتھ بھارت کے جھگڑے ابھی تک طے نہیں ہوئے۔ اور کشمیر کا مسئلہ بھی معلق چلا آ رہا ہے۔ ڈاکٹر پرشاد نے پاکستان کی دفاعی نظام میں شمولیت سے متعلق خبروں کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا۔ ہم ایسی کسی تحریک کو پسند نہیں کر سکتے۔ جو برصغیر کو جنگ کے قریب لے آنے کا باعث ہو۔ کیونکہ بھارت نے اپنے آپ کو کسی ایک ملک یا بلاک کے ساتھ کوئی فوجی معاہدہ نہیں کیا۔ دوسرے جن دو معاملات میں صدر بھارت نے پاکستان کا تذکرہ کیا۔ وہ جائیداد متروکہ اور پاسپورٹ سسٹم کے مسائل ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہم نے پاکستان کے ساتھ متروکہ جائیدادوں کے سوال پر گفت و شنید کرنے کی کوششیں کیں۔ لیکن اس سلسلہ میں ہماری کوششیں اب تک بار آور نہیں ہو سکیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ مغربی پاکستان کے پناہ گزینوں کے دعاوی کا مطالعہ اب تکمیل کے قریب ہے۔ اور ان کی جائیدادوں کی قیمتیں لگانے کا کام بھی جاری ہے۔ یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ حکومت ہند نے مغربی پاکستان سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کو متروکہ جائیدادیں نیلام کر کے معاوضے ادا کرنے کی ایک سکیم تیار کی ہے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے دعویٰ کیا۔ کہ پاکستان کے ایما پر دونوں ملکوں کے درمیان پاسپورٹ سسٹم نافذ کرنے سے مشرقی پاکستان سے پناہ گزینوں کا انخلا بڑھ گیا ہے۔

سٹالن جنگ نہیں کریں گے

واشنگٹن ۲۶ جنوری۔ مسٹر ایورل ہیری مین نے خیال ظاہر کیا۔ کہ مارشل سٹالن اس وقت تک مغربی طاقتوں کے خلاف جنگ کو دعوت نہیں دیں گے۔ جب تک انہیں یہ یقین نہیں ہو جائے گا۔ کہ اس قسم کی جنگ ایک آسان کام ہے۔ مسٹر ہیری مین ۱۲ سال تک امریکہ اور روس کے تعلقات کے محکمہ میں کام کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ میں ۱۹۴۶ء میں ماسکو سے واپس آیا تھا۔ اس کے بعد سے میں کبھی حالات کے متعلق اتنا پر امید نہیں ہوا۔ جتنا میں اب ہوں۔

امریکہ کی ایران کو دھمکی

واشنگٹن ۲۶ جنوری۔ امریکہ نے خبردار کیا ہے۔ کہ اگر ایران نے اپنا تیل روس یا دوسرے کمیونسٹ ملکوں کے پاس فروخت کیا۔ تو ایران کو امریکی امداد بند کر دی جائے گی۔ اس سے پہلے اس طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ کہ اگر برطانیہ اور ایران کے جھگڑے کا تصفیہ جلدی نہ ہوا۔ تو ایران اپنا تیل کمیونسٹوں کو بیچ دے گا۔

امریکی وزیر خارجہ پاکستان اور بھارت کا دورہ کریں گے

اقوام متحدہ (ڈاک سے) نیو یارک ٹائمز کی اطلاع کے مطابق "امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلز اگلے موسم بہار میں پاکستان بھارت اور دوسرے کئی ایشیائی ملکوں کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کے اس دورے کا بڑا مقصد یہ دیکھنا ہوگا کہ امریکہ کی نئی حکومت نے مشرق بعید میں اشتراکی جارحیت کے خلاف مربوط دفاع کے لئے جو منصوبے بنائے ہیں۔ ان ملکوں کی حکومتیں ان کے ساتھ کہاں تک تعاون کرنے پر تیار ہیں۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا گیا۔ کہ مسٹر ڈلز اپنا یہ دورہ کب شروع کریں گے۔ اور وہ پاکستان اور بھارت کے علاوہ کن دوسرے ایشیائی ممالک میں جائیں گے۔

پشاور میں اڑن طشتری دیکھی گئی

پشاور ۲۶ جنوری۔ پشاور میں ۱۲ فٹ قطر کی ایک اڑن طشتری فضاء میں پرواز کرتی ہوئی پائی گئی ہے۔ اس کا رخ افغانستان کی طرف تھا۔ اور تقریباً ۱۵ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کر رہی تھی۔ پشاور کے بڑے بوڑھوں کا کہنا ہے۔ کہ یہ دمدار ستارہ تھا۔ جس کا نظر آنا عموماً بدشگونی ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ اڑن طشتری تھی۔ اس قسم کی اڑن طشتریاں بلوچستان کے علاقہ میں بھی دیکھی گئی ہیں۔

پشاور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

پشاور ۲۶ جنوری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور نے پشاور شہر اور چھاؤنی میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں مزید دو ہفتے کی توسیع کر دی ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے حکم میں کہا ہے۔ کہ سیاسی جماعتوں کے درمیان کھچاؤ ابھی تک موجود ہے۔ اس لئے امن عامہ کے تحفظ کے لئے فوری اقدامات کرنا ضروری ہے۔ یہ حکم ۲۸ جنوری سے نافذ العمل ہوگا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴